سترھواں اجلاس

سرکاری رپورٹ

بلوچستان صوبائی اسمبلی کی کارروائی

اجلاس منعقدہ ۱۶؍جون ۱۹۹۹ء بمطابق یکم ربیع الاول ۱۴۱۹ ہجری

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
۱	آغاز کارروائی تلاوت قرآن پاک وترجمہ۔	۵
۲	چیئرمین پینل کا اعلان۔	۶
۳	رخصت کی درخواستیں۔	۶
۴	پوائنٹ آف آرڈر۔ منجانب عبدالرحیم خان مندوخیل۔	۶
۵	بجٹ تقریر۔ وزیر خزانہ سید احسان شاہ۔	۸

بلوچستان صوبائی اسمبلی

بلوچستان صوبائی اسمبلی کا اجلاس مورخہ ۱۶ رجون ۱۹۹۹ء بمطابق یکم ربیع الاول ۱۴۱۹ ہجری بوقت ۴ بجے شام زیر صدارت جناب اسپیکر میر عبدالجبار صوبائی اسمبلی ہال کوئٹہ میں منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ

از

مولانا عبدالمتین اخوندزادہ

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
وَاِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَاَنْصِتُوْا لَعَلَّكُمْ
تُرْحَمُوْنَ ہ وَاذْكُرْ رَّبَّكَ فِيْ نَفْسِكَ تَضَرُّعًا وَّ خِيْفَةً
وَّدُوْنَ الْجَهْرِ مِنَ الْقَوْلِ بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ وَلَا تَكُنْ مِّنَ
الْغَافِلِيْنَ ہ

ترجمہ :۔ اور (لوگو) جب قرآن پڑھا جایا کرے یعنی پیغمبر تم کو قرآن سناتے ہوں تو (غل نہ مچاؤ بلکہ) اس کو کان لگا کر سنو اور خاموش رہو عجب نہیں (اس کی برکت سے) تم پر رحم کیا جائے اور (اے پیغمبر) اپنے جی (ہی جی) گڑگڑا (گڑگڑا) اور ڈر (ڈر) کر اور (بہت) زور کی آواز سے نہیں (بلکہ دھیمی آواز سے) صبح و شام اپنے پروردگار کو یاد کرتے رہو اور اس کی یاد سے غافل نہ رہو۔

جناب اسپیکر: سیکریٹری اسمبلی موجودہ اجلاس کے لئے چیئر مین پینل کا اعلان فرمائے۔

اختر حسین خان (سیکریٹری اسمبلی): بلوچستان صوبائی اسمبلی کے قواعد وانضباط کار کے قاعدہ تیرہ کے تحت اسپیکر صاحب نے اسمبلی کے موجودہ اجلاس کے لئے اسپیکر صاحب نے علی الترتیب صدر نشین مقرر کیا ہے۔

۱۔ جناب عبدالرحیم خان مندوخیل

۲۔ میر ظہور حسین خان کھوسہ

۳۔ میر محمد اسلم گچکی

۴۔ حاجی علی محمد نوتیزئی

(رخصت کی درخواستیں)

جناب اسپیکر: رخصت کی درخواستیں اگر کوئی ہوں تو سیکریٹری صاحب پڑھ دیں۔

اختر حسین خان (سیکریٹری اسمبلی): سردار میر چاکر خان ڈومکی نے ناسازی طبیعت کی بنا پر آج ۱۶ رجون سے تا اختتام اجلاس تک رخصت کی درخواست کی ہے۔

جناب اسپیکر: سوال یہ ہے کہ آیا رخصت کی درخواست منظور کی جائے (رخصت منظور کی گئی)۔

اختر حسین خان (سیکریٹری اسمبلی): میر فائق علی جمالی صاحب وزیر محنت نے اطلاع دی ہے کہ وہ ناسازی طبیعت کی بنا پر آج کے اجلاس میں شریک نہیں ہوسکیں گے۔

جناب اسپیکر: سوال یہ ہے کہ آیا رخصت کی درخواست منظور کی جائے (رخصت منظور کی گئی)۔

جناب اسپیکر: اب میں وزیر خزانہ صاحب سے گزارش کروں گا کہ وہ میزانیہ بابت سال ۲۰۰۰ء۔ ۲۰۰۱ کا بجٹ اور گزشتہ سال کا ضمنی بجٹ پیش کریں۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: جناب والا پوائنٹ آف آرڈر ہے آپ کو معلوم ہے کہ بجٹ حکومت کا سال کا حساب کتاب ہوتا ہے وہ حکومت پیش کرتی ہے لیکن آج حکومت نے اور حکومت کے ایک ممبر نے بڑے واشگاف الفاظ میں کہا ہے۔

سید احسان شاہ: جناب بجٹ تقریر کے وقت پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہوتا ہے۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: جناب ہر اجلاس میں پوائنٹ آف آرڈر ہوتا ہے میں گزارش کر رہا ہوں کیونکہ حکومت کی کابینہ کے ممبر نے کہا ہے کہ یہ حکومت کا بجٹ نہیں ہے لہذا آئین کے مطابق حکومت کا بجٹ ہمیں انہیں دینا چاہیے اس کے علاوہ کسی قسم کا بجٹ نہیں ہونا چاہیے آئین کے آرٹیکل ایک سو واضح ہے جناب میری بات سنیں بعد میں آپ رولنگ دیں۔

120.(i) The provincial Government shall, in respect of every financial year, cause to be laid before the provincial assembly a statement of the timated recets and expenditure of the provincial Government for the year in this chapter referred to as the Annual Budget Statement.

آج حکومت کے ایک ممبر نے کہا ہے کہ یہ حکومت کا بجٹ نہیں ہے یہ حکومت کی کابینہ کے وزیر کے الفاظ ہیں اور یہ آج کا بجٹ اسمبلی میں پیش کیا جانا غیر آئینی ہے اور ان کا بھی کہنا ہے کہ یہ غیر آئینی ہے وزیر خزانہ کو آج تقریر کرنے کا حق نہیں ہے آپ رولنگ دیں۔ اس وقت وہ وزیر خزانہ نہیں ہے۔ یہ طریقہ کے مطابق ہے صوبے کے سترہ اٹھارہ ارب لوٹنے کے لئے پیش کیے جا رہے ہیں ان کو ثابت کرنا چاہیے یہ حکومت کا بجٹ ہے آئین کے مطابق ہے کیا تمام وزیروں سے پوچھیں کہ آئین کا بجٹ ہے یہ پیسے کے لوٹنا چاہتے ہیں آپ کو ثابت کرنا ہوگا حکومت کا بجٹ ہے آپ آئین کے تحت بجٹ پیش کرنے آئے ہیں۔

مولانا عبدالواسع: جناب بجٹ ابھی پیش نہیں کیا گیا ہے یہ تقریر کر رہے ہیں۔ (گفتگو۔شور)

جناب اسپیکر: آپ تشریف رکھیں تو میں بولوں گا۔ آپ تشریف رکھیں۔ بیٹھیں جی سب تشریف رکھیں اسپیکر صاحب بار بار گھنٹیاں بجاتے رہے۔ ایوان میں کئی ممبر صاحبان کھڑے ہو کر بولتے رہے

جناب اسپیکر: آپ بیٹھ جائیں میں لیڈر آف دی ہاؤس سے گزارش کروں گا کہ وہ اس کی وضاحت کریں۔

میر جان محمد خان جمالی (قائد ایوان): جناب اسپیکر ہم پہلی دفعہ یہاں دیکھ رہے ہے کہ قائد ایوان سے بجٹ کے دن کوئی وضاحت مانگ رہے ہیں یہ روایت آئندہ کے لئے ہمارے لئے بھی فائدہ مند ہوگی۔

جناب اسپیکر: آپ کے وزیر صاحب نے بیان دیا ہے اور آج کے اخبار میں چھپی ہے۔

(قائد ایوان): جناب آج صبح کی میٹنگ ہوئی ہے آج کابینہ کا اجلاس صبح ۹ بجے سے ۲ بجے تک ہوا ہے وزیر صاحب بیٹھے ہوئے ہیں اس کی باقاعدہ منظوری ہوئی ہے یہ نئی روایت ہے بہت اچھا ہے۔

جناب اسپیکر: میں اس کی وضاحت کرتا ہوں۔

شیخ جعفر خان مندوخیل (وزیر داخلہ): جناب اسپیکر یہ میرا بیان تھا اس وقت تک اس بجٹ کی کابینہ نے منظوری نہیں دی تھی اب دے دی ہے آج صبح سی ایم صاحب نے اسپیشل کیبنٹ میٹنگ بلائی پھر فارمل منظوری اس بجٹ کی ہوگئی ہے۔

جناب اسپیکر: اس کی منظوری ہوگئی ہے بس اتنی سی بات تھی۔ کئی ممبر صاحبان کھڑے ہوتے رہے اور بولتے رہے۔

جناب اسپیکر: کابینہ کا اعتراض تھا وہ ختم ہوگیا اب میں کسی کو اجازت نہیں دونگا یہ پارلیمانی روایات نہیں ہیں۔

جناب اسپیکر: Please order in the house. وزیر خزانہ بجٹ اسٹیٹمنٹ پیش کریں۔

سید احسان شاہ (وزیر خزانہ): بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جناب اسپیکر!

میں اللہ تعالیٰ کا شکر گزار ہوں کہ ایک بار پھر مجھے بلوچستان کا بجٹ پیش کرنے کی سعادت حاصل ہورہی ہے اس معزز ایوان میں پیش کیا جانے والا ۲۰۰۰-۱۹۹۹ء کا یہ بجٹ موجودہ حکومت کا پہلا بجٹ ہے اور حکومت کی اس خواہش کا آئینہ دار ہے کہ جس قدر جلد ممکن ہو یہاں بسنے والے لوگوں

کو بہتر اور خوشحال زندگی کی نوید دی جائے۔

بلوچستان طویل عرصہ سے وسائل کی کمی اور مسائل سے دوچار رہا ہے ملک کے پچھلے چند سالوں سے جس شدید اقتصادی دباؤ کا سامنا رہا اس سے بلوچستان بھی متاثر ہوا۔ اس طرح نہ صرف ہمارے ترقیاتی پروگرام میں کمی ہوئی بلکہ روزمرہ کے امور کو خوش اسلوبی سے چلانے اور صوبے کا سالانہ بجٹ تیار کرنے میں بھی ہمیں بہت دشواریوں کا سامنا رہا۔ ان دشواریوں کی وجہ سے ہمیں کئی اہم شعبوں کے اخراجات میں کمی کرنی پڑی زیادہ سے زیادہ بچت، کفایت شعاری اور دستیاب وسائل کے بہتر استعمال کے ایک منظم پروگرام کے ذریعہ لازمی اور بنیادی اخراجات کے لئے وسائل پیدا کرنے کی کوشش کی گئی۔

یہ صورت حال ابھی مکمل طور پر ختم نہیں ہوئی رواں مالی سال ۹۹-۱۹۹۸ء کے دوران بھی ہمیں مشکلات کا سامنا رہا لیکن مجھے یہ بتاتے ہوئے خوشی ہو رہی ہے کہ مشکل حالات کے باوجود بہتر زندگی کی جانب ہماری پیش قدمی جاری رہی اور اکثر شعبوں میں ہم نے ایسی کامیابیاں حاصل کیں جن پر بجا طور پر اطمینان کا اظہار کیا جا سکتا ہے۔

جناب اسپیکر!

بلوچستان اور اہل بلوچستان کے بہترین مفاد میں ہم نے حقیقت پسندانہ اور متوازن پالیسی کو فروغ دیا۔ وفاقی حکومت سے کشمکش کا خاتمہ کر کے باہمی تعاون کی فضا پیدا کی اور ہر سطح پر یہ احساس پیدا کرنے کی مخلصانہ کوشش کی کہ پاکستان کی ترقی بلوچستان کی ترقی سے وابستہ ہے۔ بلوچستان کو نظر انداز کر کے پاکستان کو ترقی اور خوشحالی سے ہمکنار نہیں کیا جا سکتا۔ ہمیں خوشی ہے کہ ہمارے اس نقطہ نظر کو تسلیم کر لیا گیا ہے اور اب وزیراعظم پاکستان سمیت پوری وفاقی قیادت بھی اس کی تائید کر رہی ہے۔ یہ ایک اہم کامیابی ہے جس سے بلوچستان پر بہت اچھے اثرات مرتب ہو رہے ہیں۔ ایسی خوشگوار تبدیلیاں آ رہی ہیں جن کی بدولت بلوچستان کو غربت اور پسماندگی سے نجات دلانے میں مدد ملیگی۔

اس سلسلے میں ہونے والے بعض فیصلوں کے اعلان کا تذکرہ بے محل نہ ہوگا۔ وفاقی حکومت:

کی جانب سے وزیر اعظم بلوچستان کی ترقی کے ایک خصوصی پیکیج کا اعلان کر چکے ہیں۔ اس کے ساتھ ہی بلوچستان کے اہم ضلع چاغی جو پاکستان کے جوہری قوت بننے کے بعد عالمی شہرت حاصل کر چکا ہے اس ضلع کے لئے بھی خصوصی ترقیاتی پیکیج کا اعلان کیا گیا ہے۔ ان دونوں اعلانوں پر عمل درآمد کی ابتدا ہو چکی ہے۔ گوادر میں گہرے پانی کی جدید بندرگاہ اور ساحلی شاہراہ کی تعمیر کے منصوبے کا بھی اعلان کیا گیا اور اب یہ اہم منصوبہ آئندہ سال کے وفاقی بجٹ میں بھی شامل ہو چکا ہے۔ زرعی شعبے میں تیز رفتار ترقی کے لئے وفاقی حکومت نے حکومت بلوچستان کی تجویز پر زرعی قرضہ جات کی حد ایک ارب سے بڑھا کر ۳ ارب کر دی گئی ہے۔ اسی مقصد کے تحت ایک لاکھ روپے فی ٹریکٹر کی رعایتی قیمت پر بلوچستان کے زمینداروں میں ایک ہزار ٹریکٹروں کی تقسیم کا عمل شروع ہو چکا ہے۔ (مداخلت) اب تک تین سو ٹریکٹر تقسیم کیے گئے ہیں اور مزید تقسیم ہونے والے ہیں اسی طرح بلڈوزر اور ٹیوب ویل فراہم کرنے کے منصوبے پر بھی عمل درآمد کیا جائے گا ان اقدامات کی بدولت بلوچستان میں زرعی پیداوار میں تیزی سے اضافہ ہوگا اور ہم غذائی طور پر نہ صرف خود کفیل ہو سکیں گے بلکہ وافر زرعی اجناس پیدا کرنے کے قابل ہو جائیں گے۔

جناب اسپیکر!

اس سے پہلے کہ میں ائندہ مالی سال کی بجٹ تجاویز پیش کروں مناسب ہے کہ رواں مالی سال کا اقتصادی جائزہ اور مالیاتی پوزیشن اس ایوان میں پیش کی جائے۔

۱۹۹۸_۹۹ء کی مالیاتی پوزیشن:

رواں مالی سال کے بجٹ کی کل مالیت ۱۵ ارب ۱۷ کروڑ ۵۲ لاکھ روپے کی آمدنی کے مقابلے میں ۱۶ ارب ۳۴ کروڑ ۶۷ لاکھ روپے طے کی گئی تھی جو ایک ارب ۱۷ کروڑ ۱۵ لاکھ روپے کی کمی کو ظاہر کرتی تھی۔ چنانچہ تنخواہوں کے علاوہ دوسرے تمام غیر ترقیاتی اخراجات میں ۵۰ فیصد کمی کا نفاذ کر کے اس غرق کو ۲ کروڑ ۷ لاکھ روپے تک لایا گیا لیکن سالانہ ترقیاتی پروگرام کے لئے صوبائی وسائل سے مختص کی جانے والی ۹۸ کروڑ ۹۳ لاکھ روپے کی رقم کی وجہ سے خسارے کی حد ایک ارب ۲

کروڑ روپے تک پہنچ گئی۔

اس کے علاوہ بھی دوران سال اخراجات میں اضافہ ہوا (۱) عام سماجی شعبے اور سوشل ایکشن پروگرام میں ۵۰ فیصد کٹوتی ختم کردی گئی اور بعض دوسرے شعبوں میں کٹوتی کی حد کو نصف کرنا پڑا (۲) کوئٹہ شہر کے علاوہ تمام سرکاری ملازمین کی تنخواہوں میں ۳۰ فیصد اضافہ کیا گیا (۳) بجلی کے واجبات کی ادائیگی کی گئی۔

وفاقی حکومت کی جانب سے رقوم کی منتقلی اور مشترکہ ٹیکسوں کی ادائیگی کے نظرثانی شدہ تخمینوں کی وجہ سے مزید ۸۸ کروڑ ۷ لاکھ روپے کی کمی ہوئی۔ اس کی تفصیل یہ ہے۔ براہ راست منتقل کی جانے والی رقم ۶ ارب ۱۸ کروڑ ۲۵ لاکھ روپے کی بجائے ۵ ارب ۸۵ کروڑ ۸۱ لاکھ روپے ہوگئی اس طرح ۳۲ کروڑ ۴۴ لاکھ روپے کی کمی ہوئی مشترکہ ٹیکسوں سے ملنے والی رقم ۶ ارب ۲۷ کروڑ ۱۲ لاکھ تھی جو کم ہوکر ۵ ارب ۷۰ کروڑ ۶۸ لاکھ روپے ہوگئی۔ اس سے ۵۶ کروڑ ۴۳ لاکھ روپے کم ہوئے اور مجموعی طور پر وفاقی ادائیگیوں میں ۸۸ کروڑ ۷ لاکھ روپے کم ہوگئے اس کی وجہ سے ہمارا خسارہ ۲ ارب ۶۶ کروڑ ۶۸ لاکھ روپے تک پہنچ گیا۔

اس میں سالانہ صوبائی ترقیاتی پروگرام ۶۸ کروڑ ۹۳ لاکھ روپے، دوران سال ہونے والے اضافی اخراجات ۸ کروڑ ۶۸ لاکھ روپے، وفاقی ادائیگیوں میں ہونے والی تخفیف ۸۸ کروڑ ۷ لاکھ روپے۔ ان تمام رقوم کا میزان ۲ ارب ۶۶ کروڑ ۶۸ لاکھ روپے بنتا ہے تاہم اخراجات کو دستیاب وسائل کی حد میں رکھنے کے لئے ۱۵ ارب ۴۹ کروڑ ۵ لاکھ روپے سے کم کر کے ۱۵ ارب ۱۹ کروڑ ۵۹ لاکھ روپے کر دیا گیا جس کی بدولت رواں مالی سال کے نظرثانی شدہ بجٹ کا خسارہ کم ہوکر صرف ۲۹ کروڑ ۳۵ لاکھ روپے رہ گیا۔ اور اسے بہتر مالی نظام کی وجہ سے پورا کیا گیا۔

مالیاتی پوزیشن کے حوالے سے کچھ اور حقائق بھی توجہ طلب ہیں رواں مالی سال کے دوران قومی مالیاتی کمیشن سے بلوچستان کو ۱۹ ارب ۳۷ کروڑ ملنے چاہئیں لیکن نظرثانی شدہ تخمینوں کے مطابق ہمیں صرف ۱۶ ارب روپے ملے یعنی ہمیں تقریباً تین ارب روپے کی رقم کم ملی۔ آئندہ مالی

سال قومی مالیاتی کمیشن کا تیسرا سال ہوگا کمیشن کے فیصلے کے مطابق آئندہ سال کے لئے ہمارا حصہ ۲۲ ارب ۱۵ کروڑ ہونا چاہیے لیکن ہمیں ۱۷ ارب ۱۰ کروڑ روپے ملیں گے یعنی ہمیں ۵ ارب روپے کی رقم کم ملے گی۔

ہم اتنے بڑے پیمانے پر ہونے والی تخفیف کے متحمل نہیں ہو سکتے اس صورت حال سے بلوچستان کا ترقیاتی عمل متاثر ہوا ہے کیونکہ فاضل محاصل اتنے کم ہوتے ہیں کہ ان سے ترقیاتی پروگرام کے لئے رقوم مہیا نہیں ہو سکتیں۔ ہم نے یہ مسئلہ وفاقی حکومت کے سامنے پیش کیا ہے اور واضح کر دیا ہی کہ قومی مالیاتی کمیشن کے اعلان کے مطابق وسائل نہ ملنے کی بنا پر کمیشن کا ایوارڈ بے معنی ہو کر رہ گیا ہے۔ اور وفاقی حکومت اس بارے میں کوئی موثر اقدامات کرے۔

بلوچستان کی آمدنی کا زیادہ تر دارومدار گیس کی آمدنی پر ہے یہ آمدنی ایکسائز ڈیوٹی، رائلٹی اور ترقیاتی سرچارج سے ملتی ہے۔ ایکسائز ڈیوٹی کی شرح ۴ روپے ۸۴ پیسے فی ہزار مکعب فٹ ہے جو ہر جگہ یکساں ہے۔ رائلٹی گیس کی پیداواری قیمت کے ساڑھے بارہ فیصد پر مشتمل ہے۔ بلوچستان کے گیس فیلڈ کی پیداواری قیمت تقریباً ۲۲ روپے فی ہزار مکعب فٹ مقرر ہے جبکہ دوسرے صوبوں میں یہی قیمت ۱۰۰ روپے سے ۱۲۰ روپے تک ہے اس طرح کم قیمت کی وجہ سے بلوچستان کو رائلٹی کی مد میں بہت کم رقم ملتی ہے۔ گیس کے ترقیاتی سرچارج کا طریقہ کار بیحد پیچیدہ ہے اس سے بلوچستان کو کافی نقصان ہو رہا ہے۔ حقیقت میں تو گیس کا ترقیاتی سرچارج بلوچستان کی گیس پر ہی ہوتا ہے کیونکہ یہاں قیمت کم ہے لیکن اس سے ہونے والی آمدنی کی تقسیم صوبوں میں گیس کی پیداواری مقدار پر ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ گیس تقسیم کرنے والی کمپنیوں کے تمام اخراجات بھی یہیں سے پورے کئے جاتے ہیں۔

یہ مسئلہ ہم نے وفاقی سطح پر اٹھایا ہے۔ حکومت بلوچستان نے اپنا نقطہ نظر واضح کر دیا ہے کہ اس بارے میں ہونے والے فیصلوں میں بلوچستان کی شرکت کو یقینی بنانا ضروری ہے اس مسئلے کے حل کے لئے وزیراعظم نے ہدایات جاری کر دی ہیں۔

بلوچستان کی نیشنل ہائی ویز میں سے اس وقت اوتھل، بیلہ، سوراب، قلات، کوئٹہ، والبندین، کوئٹہ، قلعہ سیف اللہ، ژوب کی سڑکوں پر ۷ ارب روپے کی لاگت سے کام ہو رہا ہے۔ اور اس مالی سال کے آخر تک ان سڑکوں پر تقریباً ۳ ارب روپے خرچ ہوں گے۔ انہی سڑکوں پر اگلے مالی سال کے دوران کام کے لئے ایک ارب ۱۸ کروڑ روپے کی رقم رکھی گئی ہے۔ اس کے علاوہ رتوڈیرو، شہدادکوٹ، خضدار، شاہراہ پر ایک ارب ۶۰ کروڑ روپے کی لاگت کے منصوبے پر کام جاری ہے۔ اس سڑک پر اس مالی سال کے آخر تک ۴۰ کروڑ روپے خرچ ہوں گے۔ اگلے مالی سال میں اس سڑک کے لئے ۴۸ کروڑ روپے مہیا کئے گئے ہیں اس کے علاوہ نئے منصوبوں میں قلعہ سیف اللہ، ڈیرہ غازی خان روڈ، ڈیرہ اللہ یار، نوتال، کوئٹہ، سبی اور نوتال، سبی شاہراہوں کے لئے ۵ ارب ۵۰ کروڑ روپے کے تخمینے سے کام شروع کیا جائے گا۔ اگلے مالی سال میں ان شاہراہوں کے لئے ۱۵ کروڑ روپے کی رقم رکھی گئی ہے اس طرح ملک کی نیشنل ہائی ویز کے لئے مجموعی طور پر ۱۹ ارب روپے کی مختص کی گئی رقم میں سے ۲ ارب ۳۰ کروڑ روپے بلوچستان میں خرچ ہوں گے ان منصوبوں کا مقصد بلوچستان کو صوبہ سرحد پنجاب اور سندھ سے اچھی سڑکوں کے ذریعہ ملانا ہی اس طرح وزیر اعظم نے شاہراہوں کی تعمیر کے سلسلے میں اپنا اکتوبر ۱۹۹۸ء کا وعدہ پورا کر دیا ہے۔

اس سے پہلے کہ میں بلوچستان کے آئندہ مالی سال کے بجٹ کے باری میں بات کروں مناسب سمجھتا ہوں کہ بلوچستان کی ترقی کے بارے میں وفاقی حکومت کے جو ترقیاتی منصوبے اگلے مالی سال کے بجٹ میں شامل ہیں ان کا ذکر کر دوں۔

(۱) وفاقی حکومت نے اپنے سالانہ ترقیاتی پروگرام میں بلوچستان کے لئے ۲ ارب ۵۰ کروڑ روپے کا ترقیاتی پیکیج شامل کیا ہے۔ اگلے مالی سال کے دوران اس کے لئے ۱۰ کروڑ مہیا کئے جائینگے

(۲) وفاقی حکومت اگلے سال پانی کے شعبے میں کوئٹہ، پشین، مستونگ اور منگوچر کی وادیوں کے لئے زیر زمین پانی کی بحالی کا منصوبہ ۴۴ کروڑ روپے کی لاگت سے شروع کرے گی اور اس کے لئے ۵ کروڑ روپے رکھے گئے ہیں۔

(۳) وفاقی حکومت نے ڈیڑھ کروڑ روپے کی رقم کوئٹہ میں CNG اسٹیشن قائم کرنے کے لئے رکھی ہے۔ یہ پوری رقم آئندہ مالی سال میں مہیا کردی جائے گی۔

(۴) بلوچستان یونیورسٹی میں اگلے مالی سال کے دوران دو کروڑ روپے کی لاگت سے کمپیوٹر سائنس کا نیا شعبہ کھولا جائے گا اور اس کے لئے پوری رقم مہیا کردی جائے گی۔

(۵) بولان میڈیکل کالج کے لئے ۳ کروڑ ۱۰ لاکھ روپے کی رقم رکھی گئی ہے۔ اس منصوبے کی کل لاگت ایک ارب ۲۰ کروڑ روپے ہے۔ اس سال کے آخر تک ایک ارب ۷ کروڑ روپے خرچ ہوں گے۔ صوبائی حکومت نے مرکزی حکومت سے کہا ہے کہ اس منصوبے کے لئے بقایا ۱۰ کروڑ روپے بھی اگلے مالی سال کے دوران مہیا کردیے جائیں تاکہ ہم اس منصوبے کو آئندہ مالی سال کے اختتام تک مکمل کرسکیں۔

(۶) آئندہ سال کے لئے بجلی کے سلسلے میں یہ اقدامات کیے جائیں گے۔ وہ میں بتانا چاہتا ہوں

(a) بلوچستان کے ساحلی علاقوں کو ایران سے بجلی مہیا کرنے کی تجویز زیر غور ہے۔

(b) مستونگ ایریا کو ۱۳۲ کے۔وی کی بجائے ۲۲۰ کے وی سے منسلک کیا جائے گا۔

(c) چمن کو ۱۳۲ کے۔وی سے منسلک کیا جائے گا۔

(d) توبہ اچکزئی کو جزوقتی طور پر ۳۳ کے۔وی لائن سے منسلک کیا جائے گا۔

(e) وزیراعظم کی ہدایت کے مطابق وریجی کو جنریٹروں کے ذریعے بجلی فراہم کی جائے گی۔

(f) پنجگور کو پہلے ریجنل گرڈ اسٹیشن سے اور بعد میں نیشنل گرڈ سے منسلک کردیا جائے گا۔

خودمختار ترقیاتی ادارے:

حکومت بلوچستان کے زیر اہتمام اس وقت ۵ خودمختار ترقیاتی ادارے کام کررہے ہیں ان میں کوئٹہ ڈویلپمنٹ اتھارٹی، بلوچستان ڈویلپمنٹ اتھارٹی، پسنی فش ہاربر اتھارٹی، لسبیلہ انڈسٹریل ڈویلپمنٹ اتھارٹی اور بلوچستان واسا شامل ہیں۔ ان اداروں میں تقریباً دو ہزار ملازمین کام کررہے ہیں۔ ان اداروں کے سالانہ اخراجات تقریباً ۲۰ کروڑ روپے سالانہ ہیں۔ ملازمین کی تعداد اصل

ضرورت سے زیادہ ہے۔ اکثر اداروں کی آمدنی اخراجات کے مقابلے میں کم ہے۔ حکومت بلوچستان بی ڈی اے، پسنی فش ہاربر اتھارٹی اور واساکوان کے جاری اخراجات کے لئے گرانٹ مہیا کرتی ہے۔ ان اداروں کی بہتری کے لئے چیف سیکریٹری کی سربراہی میں ایک کمیٹی تشکیل دی گئی ہے۔ جو ان اداروں کے مالی امور بہتر بنانے کے لئے اور ان کا نظام بہتر طور پر چلانے کے لئے اپنی تجاویز دے گی۔ تاکہ یہ ادارے خوش اسلوبی سے کام کرسکیں۔

جناب اسپیکر!

اب میں اس معزز ایوان میں آئندہ مالی سال کی بجٹ تجاویز پیش کرنا چاہوں گا۔

آئندہ مالی سال کے لئے بلوچستان کے غیر ترقیاتی بجٹ کی مجموعی مالیت ۱۷ ارب ۱۵ کروڑ ۷۱ لاکھ روپے ہے جبکہ صوبے کے محاصل کی مجموعی آمدنی کا تخمینہ ۱۷ ارب ۲۸ کروڑ ۴۱ لاکھ روپے ہے۔ ان میں خالص صوبائی محاصل کی آمدنی ۸۷ کروڑ ۲۲ لاکھ روپے، براہ راست منتقل ہونے والے محاصل کی آمدنی ۵ ارب ۶۱ کروڑ ۲۲ لاکھ روپے اور ملک کے ٹیکسوں میں بلوچستان کا حصہ ۶ ارب ۶۰ کروڑ ۲۶ لاکھ روپے ہے۔ بجٹ خسارہ پورا کرنے کے لئے خصوصی وفاقی گرانٹ کے تحت ۷۰ کروڑ روپے حاصل ہوں گے۔

غیر ترقیاتی اخراجات میں ۳ ارب ۲۵ کروڑ ۲۰ لاکھ روپے کی رقم بھی شامل ہے جو قرضوں کی ادائیگی پر صرف ہوگی۔

میں یہاں یہ بتانا ضروری سمجھتا ہوں کہ حکومت بلوچستان نے غیر ملکی امداد سے بلوچستان کی ترقیاتی ضرورتوں کے لئے تقریباً ۱۸ ارب روپے کا قرض حاصل کیا ہے۔ اس کے علاوہ ۱۲ ارب روپے کی رقم وفاقی حکومت نے صوبائی ترقیاتی پروگرام کے لئے فراہم کی۔ اس طرح حکومت بلوچستان کے قرضوں کا کل حجم ۳۰ ارب روپے بنتا ہے۔ اور یہ تین ارب ۲۵ کروڑ ۲۰ لاکھ روپے کی رقم انہی قرضوں کی ادائیگی کا حصہ ہے۔

سالانہ ترقیاتی پروگرام کا حجم ۵ ارب ۵۲ کروڑ روپے ہے اس میں ۳ ارب ۴۲ کروڑ روپے

غیر ملکی وسائل سے حاصل ہوں گے۔

جناب اسپیکر!

اب میں صوبائی ترقیاتی پروگرام کے تحت آئندہ مالی سال کے دوران ہونے والے کام کے بارے میں ایک جائزہ پیش کروں گا۔

تعلیم:

آئندہ مالی سال کے دوران بھی تعلیم کو اولین ترجیح حاصل رہے گی۔ رواں مالی سال کے دوران ۲۷ اسکیموں کے لئے ۳ ارب ۱۹ کروڑ روپے مختص کئے گئے تھے ان میں ۴۳ رواں اسکیمیں تھیں اور ۱۴ نئی۔ رواں مالی سال کے چند اہم منصوبوں کی تفصیل یہ ہے۔

تیز رفتار ترقی اور بہتر تعلیم کے لئے بہتر انتظامی تشکیل پر توجہ دی گئی۔ اسکولوں میں والدین اور اساتذہ پر مشتمل کمیٹیوں کو مستحکم کیا گیا اور مطلوبہ مقاصد کے حصول کے لئے مناسب مالی وسائل فراہم کئے گئے۔ غیر تربیت یافتہ اساتذہ کی تربیت کے لئے ہنگامی پروگرام پر عمل درآمد کیا گیا۔ ایشیائی ترقیاتی بینک کے تعاون سے ٹیچرز ٹریننگ کے اداروں اور نئے مڈل اسکولوں کی تعمیر کے منصوبوں پر کام کیا گیا۔ ڈائریکٹر ایجوکیشن (اسکولز) کے نئے دفتر کی تعمیر مکمل کی گئی اور لڑکیوں کے کالجوں سمیت نئے کالجوں کا قیام عمل میں لایا گیا۔ مختلف سطح کے اسکولوں اور کالجوں کا درجہ بڑھا کر طلباء طالبات کو ان اداروں میں اگلے درجات کی تعلیم جاری رکھنے کی سہولت فراہم کی گئی۔ کمیونٹی پروگرام کے تحت لڑکیوں کے ۲۷۰ نئے اسکول قائم کئے گئے۔ لڑکوں اور لڑکیوں کے پرائمری اسکولوں کے لئے مجموعی طور پر اساتذہ کی ۲۷۳۵ آسامیاں مہیا کی گئیں۔

عالمی بینک کے تعاون سے پرائمری ایجوکیشن ترقیاتی پروگرام کے تحت ۸۰ کروڑ روپے کی لاگت سے ایک ہزار ۳۰۴ مدارس کی تعمیر، تعمیر اضافی کمرہ جات و جنرل مرمت پر اس سال کام شروع کر دیا گیا ہے۔ اس سال ۴۱ کروڑ روپے خرچ کئے گئے ہیں۔ ۳۹ کروڑ اگلے مالی سال میں خرچ کئے جائیں گے۔ اس طرح ایک ہزار ۳ سو ۴ مدارس میں مطلوبہ تعمیراتی کام پایہ تکمیل تک پہنچ جائے گا۔ اس

سال ۸۷-۱۹۸۶ء میں ۵۹۷ پرائمری اساتذہ کو پیشہ ورانہ تربیت دی گئی ہے۔ آئندہ سال ۱۹۸۷ء اساتذہ کو تربیت دی جائے گی۔ ایشین ڈویلپمنٹ بینک کے تحت ۸۸ مڈل مدارس کے لئے مطلوبہ آسامیاں پیدا کی گئیں۔

ثانوی تعلیم کے شعبے میں خضدار میں ڈویژنل ڈائریکٹریٹ آف ایجوکیشن قائم کیا گیا۔ لڑکوں کے ۱۲ اور لڑکیوں کے ۱۳ یعنی کل ۲۵ مڈل اسکولوں کو ہائی اسکولوں کا درجہ دیا گیا۔ طلباء کی زیادہ تعداد والے مڈل اور ہائی اسکولوں کے لئے مزید ۱۳۰ اساتذہ کی آسامیاں فراہم کی گئیں۔ خضدار اور تربت کے ریزیڈنشل ماڈل اسکولوں کے لئے ۱۸ اساتذہ کی اضافی آسامیاں فراہم کی گئیں۔

کالج ایجوکیشن کے شعبے میں خاران میں گرلز انٹر کالج قائم کیا گیا۔ موسیٰ خیل خاران اور لورالائی کے گرلز انٹر کالجوں کو ڈگری کالجوں کا درجہ دیا گیا۔ اسی مدت کے دوران کوئٹہ میں بھی تین نئے گرلز انٹر کالج قائم کئے گئے۔ گورنمنٹ کمرشل انسٹی ٹیوٹ کوئٹہ کا درجہ بڑھا کر اسے کامرس کالج بنا دیا گیا۔ پولی ٹیکنک انسٹی ٹیوٹ کوئٹہ میں کمپیوٹر کی تعلیم شروع کی گئی۔ لورالائی کے ایلیمنٹری اسکول کو مکمل ایلیمنٹری ایجوکیشن کالج کا درجہ دے دیا گیا۔ کوئٹہ میں ٹیکسٹ بک بورڈ کی عمارت تعمیر کی گئی۔

آئندہ سال کے دوران رواں مالی سال کی وہ اسکیمیں بھی مکمل کی جائیں گی جو مالی وسائل کی کمی کے سبب مکمل نہ ہو سکی تھیں۔

اگلے سال ۱۶۸ اسکیموں پر کام ہوگا۔ ان میں سے ۳۴ پہلے سے جاری ہیں۔

سیکنڈری اسکول ایجوکیشن کے شعبے میں کواری روڈ کوئٹہ پر نیا گرلز ہائی اسکول قائم کیا جائے گا۔ صوبے کے تمام ہائی اسکولوں کے لئے ضرورت کے مطابق سائنس اور کھیلوں کا سامان فراہم کیا جائے گا۔

کالج ایجوکیشن کے شعبہ میں کوئٹہ کے کامرس کالج کے لئے تمام ضروری سہولتوں کی فراہمی قلات میں انٹر کالج کی تعمیر پشین میں لڑکیوں کے کالج اور ماشکیل، زیارت، تربت، ہرنائی، ژوب، قلعہ سیف اللہ، چمن اور مارہ اور بارکھان میں انٹر کالجوں کی تعمیر، اور انٹر کالج آواران میں ہاسٹل کی تعمیر کے منصوبے شامل ہیں۔

پرائمری تعلیم کے شعبے میں ۲۵۰ نئے پرائمری اسکول قائم ہوں گے۔ اور ان کے لئے فرنیچر اور تعلیمی مواد فراہم کیا جائے گا۔ موجودہ پرائمری اسکولوں اور مڈل اور ہائی اسکولوں کے پرائمری سیکشنوں کے لئے فرنیچر اور دوسرا سامان فراہم کیا جائے گا۔ پروموشن آف گرلز پرائمری ایجوکیشن پروجیکٹ کے دوسرے مرحلے پر کام شروع کیا جائے گا۔ پرائمری اسکولوں کی دیکھ بھال اور مرمت کے کام کو بہتر طریقے سے کیا جائے گا۔

مڈل اسکول ایجوکیشن کے شعبے میں ۳ کروڑ کی لاگت سے مڈل اسکولوں اور ہائی اسکولوں کے مڈل سیکشنوں میں فرنیچر اور آلات وسامان کی فراہمی، مرمت اور دیکھ بھال نئی اسکیموں میں شامل ہونگی عمومی تعلیم کے ذیلی شعبے میں موجودہ تربیتی اداروں کے لئے ضروری آلات وسامان کی فراہمی اور ایلیمنٹری ایجوکیشن کالج لورالائی میں پرائمری تعلیم کی لیبارٹری کا قیام تجویز کیا گیا ہے۔ ان اسکیموں کے لئے ایک کروڑ ۲۰ لاکھ روپے مختص کئے گئے ہیں۔

صحت:

رواں مالی سال کے دوران صحت کے شعبے میں نمایاں پیشرفت ہوئی ہے۔ سنڈیمن پراونشل ہسپتال کوئٹہ کے سرجری، نیوروسرجری اور امراض قلب کے شعبوں میں انتہائی نگہداشت کے شعبے (I.C.U) قائم کرنے اور ان کے لئے ضروری سہولتیں اور آلات وسامان فراہم کرنے کے منصوبے پر کام شروع کیا گیا ہے۔

گزشتہ مالی سال کے دوران صوبے کے مختلف اضلاع میں گیارہ دیہی مراکز صحت مکمل کئے گئے اور ان میں عملہ فراہم کیا گیا نیز اکثر مراکز صحت میں ایکسرے اور دانتوں کے امراض کے علاج معالجہ کی سہولتیں بھی فراہم کی گئی ہیں۔

صوبائی محکمہ صحت میں رواں مالی سال کے دوران گریڈ ا سے ۱۵ تک کی آسامیوں پر ۲۰۳ افراد کو روزگار فراہم کیا گیا ہے۔

سیکنڈ فیملی ہیلتھ پراجیکٹ:

سیکنڈ فیملی ہیلتھ پراجیکٹ چھ سال پہلے شروع کیا گیا تھا جو اس سال کے آخر تک مکمل ہو جائے گا۔ اس پراجیکٹ کے تحت صحت کے شعبے میں ۸۷ کروڑ روپے کی لاگت سے جو سہولتیں فراہم کی گئی ہیں ان کا ذکر کرنا چاہوں گا:

(۱) کوئٹہ اور خضدار میں مڈوائفری ٹریننگ کے لئے اسکول بمعہ ہاسٹل قائم کئے گئے ہیں اور ان میں تربیت کا سامان، آلات اور عملہ فراہم کیا گیا ہے۔

(۲) اس پراجیکٹ کے تحت ۳۰ سول ڈسپنسریوں کا درجہ بڑھا کر بنیادی مراکز صحت کر دیا گیا ہے اور ان میں بنیادی مراکز صحت کا عملہ بھی تعینات کیا گیا ہے تاکہ علاقے کے عوام کو بہتر سہولتیں فراہم کی جاسکیں۔

(۳) صوبائی سطح پر پبلک ہیلتھ لیبارٹری کی عمارت تعمیر کی گئی ہے۔

(۴) صوبے کے ڈویژنل ضلعی اور دیہی صحت کے اداروں کو ۲۲ جدید ایمبولینسیں فراہم کی گئی ہیں۔

پاکستان ہیلتھ کیئر ڈویلپمنٹ پراجیکٹ:

پاکستان ہیلتھ کیئر پراجیکٹ بھی چھ سال پہلے شروع کیا گیا تھا۔ اور سال دسمبر تک مکمل ہو جائے گا۔ اس منصوبے کے تحت جو سہولتیں فراہم کی گئی ہیں۔ ان کا ذکر کرنا مناسب ہوگا۔ رواں مالی سال کے دوران صوبہ میں چار نئے پبلک ہیلتھ اسکول بمقام لورالائی وسبی، تربت اور خضدار میں کھولے گئے ہیں۔ رواں مالی سال کے دوران لورالائی اور سبی میں نرسنگ اسکول کی عمارتیں مکمل ہو چکی ہیں۔ اور جلد ہی ان اسکولوں میں نرسنگ تربیت کی کلاسز شروع کی جارہی ہیں۔ رواں مالی سال کے دوران ایک اسکول برائے میڈیکل ٹیکنیشن تربت میں کھولا گیا ہے اور اگلے سال کلاسز کے اجراء کے انتظامات کئے جائیں گے۔

ای۔ پی۔ آئی پروگرام:

ای۔ پی۔ آئی پروگرام کے تحت رواں مالی سال کے دوران پولیو کے مرض سے بچاؤ کے

لئے صوبہ بھر میں ۹۷ فیصد بچوں کو قطرے پلائے گئے ہیں تاکہ ۲۰۰۰ء تک پولیو کے مرض کا صوبے سے خاتمہ کیا جاسکے۔

ٹی بی کنٹرول پروگرام:

ٹی بی کے مرض کے خاتمے کے لئے جدید طریقوں سے مریضوں کو ٹی بی کی ادویات کی خوراک براہ راست پہنچانے کا پروگرام مستونگ اور خضدار میں مکمل کیا گیا ہے۔ علاوہ ازیں یہ پروگرام ۹ دیگر اضلاع میں بھی شروع کیا گیا ہے۔ اور آئندہ مالی سال کے دوران تمام صوبے میں یہ پروگرام جاری کیا گیا جائے گا۔

پبلک ہیلتھ انجینئرنگ:

رواں مالی سال کے دوران پبلک ہیلتھ انجینئرنگ سیکٹر میں ۲۹ کروڑ روپے کی لاگت سے ژوب کنڈی اور چمن کی بڑی واٹر سپلائی اسکیمیں مکمل کی گئی ہیں آب رسانی کی ۲ سو اسکیموں کی مرمت اور بحالی کا کام مکمل کیا گیا ہے۔ کچلاک، مستونگ اور خاران میں آب رسانی اور نکاسی آب کی اسکیموں پر عمل درآمد ہوا جو تکمیل کے قریب ہیں یہ تمام اسکیمیں بلوچستان رورل واٹر سپلائی اسکیم پروجیکٹ کے تحت مکمل کی گئیں۔ ایک کروڑ ۵۰ لاکھ روپے کی لاگت سے عالمی بینک کی امداد سے ٹیوب ویلوں کی تنصیب کے لئے کھدائی کی گئی آئندہ سال ان ٹیوب ویلوں کے لئے ضروری مشینری کی تنصیب کا کام شروع کیا جائے گا۔

آئندہ مالی سال کے دوران SAP (سیپ) کوئی نئی اسکیم شروع نہیں کی جائے گی۔ صرف رواں اسکیموں پر کام کیا جائے گا۔

دیہی آب رسانی کے شعبے میں اس صوبے میں کل ۱۱۲۱۰ اسکیمیں ہیں۔ ان اسکیموں کو چلانے ان کی دیکھ بھال اور ان کے موثر استعمال کے لئے ان کو عوام پر مشتمل تنظیموں اور کمیٹیوں کو منتقل کرنے کی پالیسی پر عمل کیا جا رہا ہے۔ اب تک ۳۲۷ اسکیمیں عوامی تنظیموں کو منتقل کر دی گئیں۔ ان میں سے رواں مالی سال کے دوران ۹۴ اسکیمیں منتقل کی گئیں جن کی دیکھ بھال کی تمام ذمہ داری ان سے

مستفید ہونے والی آبادی کے منتخب افراد پر مشتمل کمیٹیاں اور تنظیمیں ادا کر رہی ہیں۔

زراعت:

رواں مالی سال کے دوران زیر کاشت رقبے میں مزید ۸۰ ہزار ایکڑ کا اضافہ کیا گیا اس کے علاوہ روغنی اجناس سورج مکھی، سرسوں، کینولا کے زیر کاشت رقبے میں ۵۰ ہزار ایکڑ کا اضافہ ہوا۔

بلوچستان میں اعلیٰ درجے کی لمبے ریشے والی چمکدار کپاس کی پیداوار کے لئے وفاقی حکومت کی مدد سے کپاس کا اعلیٰ درجے کا ۲۵ ہزار کلوگرام بیج زمینداروں میں تقسیم کیا گیا۔ اس فصل کو مقبول بنانے کے لئے نصیر آباد اور خضدار میں سیمینار بھی منعقد کئے گئے اور نصیر آباد، جعفر آباد، جھل مگسی، بولان، سبی، کوہلو، بارکھان، خضدار اواران اور لسبیلہ کے اضلاع میں ۵۰ ہزار ایکڑ رقبہ کپاس کے زیر کاشت لانے کے لئے عملی اقدامات کئے گئے۔

مکران میں ہر سال ساڑھے تین لاکھ ٹن عمدہ کھجور پیدا ہوتی ہے۔ لیکن مارکیٹنگ کا موثر نظام نہ ہونے کی وجہ سے زمینداروں کو مناسب آمدنی نہیں ہوتی ایکسپورٹ پروموشن بیورو نے اس مسئلے کے حل کے لئے کام شروع کر دیا ہے۔ تربت میں اس سلسلے میں ایک سیمینار منعقد کیا گیا اور اب کھجور پیدا کرنے والے زمینداروں کے ایران کے مطالعاتی دورے کے انتظامات کئے جا رہے ہیں تا کہ وہ وہاں کھجوروں کے کاروبار ان پر مبنی صنعتوں اور مارکیٹنگ کے طریقوں کے بارے میں معلومات حاصل کر کے ان سے فائدہ اٹھا سکیں۔ اس سلسلے میں نجی شعبہ کوئی پیشرفت کرنا چاہے تو حکومت ضروری سہولتیں فراہم کرے گی۔ رواں مالی سال کے دوران ۱۰ لاکھ ایکڑ رقبے پر گندم کی کاشت سے ۹ لاکھ ٹن گندم کی پیداوار ہوئی۔ جھل مگسی میں مزید ۲۵ ہزار ایکڑ رقبے پر گندم کاشت کر کی ۲۸ ہزار ٹن گندم حاصل کی گئی محکمہ زراعت نے بلوچستان کے تمام دور افتادہ علاقوں تک زمینداروں میں ۴۷ ہزار من عمدہ بیج تقسیم کیا اس میں سے ۳۵ ہزار ٹن اپنے فارم سے اور ۱۲ ہزار ٹن پنجاب سے منگوا کر تقسیم کیا گیا اس سے گندم کی پیداوار میں اضافے کی کوششیں آگے بڑھیں گی۔

پھلوں کے شعبے میں بیرون ملک سے پھلوں کی کم پانی میں جلد نشوونما پانے والی اقسام کے